چیف ایڈیٹر: مجیب الرحمٰن شامی

روزنامہ پاکستان ملتان

THE DAILY PAKISTAN MULTAN

ایڈیٹر: عمر مجیب شامی

جلد 28 | جمعۃ المبارک 2 صفر المظفر 1440ھ 12 اکتوبر 2018ء 28 اسوج 2075ب، صفحات 12، قیمت | شمارہ 224

لہسن کی کاشت اور جڑی بوٹیوں کی تلفی

زراعت نامہ

نوید عصمت کاہلوں

لہسن کا شمار دنیا کی قدیم ترین سبزیوں میں ہوتا ہے۔ چین لہسن کی پیداوار اور رقبے کے لحاظ سے دنیا میں پہلے نمبر پر ہے اور اس کی اوسط پیداوار 8 ٹن فی ایکڑ ہے جبکہ پاکستان میں لہسن کی اوسط پیداوار 3 ٹن فی ایکڑ ہے۔ لہسن پاکستان کے تمام صوبوں میں کاشت کیا جاتا ہے لیکن پنجاب میں لہسن گوجرانوالہ، فیصل آباد اور لاہور (ڈویژن میں وسیع رقبے پر کاشت کیا جاتا ہے۔ لہسن میں نمیات کے ساتھ ساتھ تکثیم اور تکثیم دار مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اس کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ جسم میں کولیسٹرول کم کر کے خون کی شریانیں کھولتا ہے اور ان میں چربی کے ذخیرہ کو کم کرتا ہے۔ جراثیم قتل ہونے کی وجہ سے جسم میں پیدا ہونے والے زہریلے مادوں کا تریاق مہیا کرتا ہے۔ دمہ، ہیضہ، خناق، تپ دق، امراض دل و معدہ، انتڑیوں کی سوزش، نزلہ، بلغم، پیشاب و خارش کے علاج میں مفید پایا گیا ہے۔ معمولی ورزشی پروگرام کے ساتھ اس کی 7 پانچیاں مسلسل 20 دن تک روزانہ استعمال کی جائیں تو موٹاپا کم کرتا ہے۔ لہسن کو مختلف کی شکل میں پیس کر کے مارکیٹ میں فروخت کیا جاتا ہے۔ لہسن کی پیداوار پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل میں پودوں کی تعداد کم ہونا، جڑی بوٹیوں کی فراوانی، طریقہ کاشت کا صحیح نہ ہونا، بیماریاں اور کھادوں کا غیر مناسب استعمال شامل ہیں۔ لہسن لفظہ موسم کی فصل ہے اور اکتوبر کا مہینہ اس کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔ 160 کلوگرام صحت مند پانچیاں فی ایکڑ درکار ہوتی ہیں۔ لہسن کاٹی منظور شدہ قسم ہے۔ لہسن کی کاشت کے وقت اسے لفظے موسم کچھ لمبے دن اور کم درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ گٹھوں کی نشوونما اور فصل کے پکنے کے لئے لمبے دن اور گرم خشک موسم موزوں ہوتا ہے۔ لہسن کو مختلف اقسام کی زمینوں میں کاشت کیا جا سکتا ہے لیکن زرخیز اور بہتر نکاسی آب والی میرا زمین زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ زمین تیار کرنے کے لئے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل چلایا جائے اس کے بعد 2 سے 3 بار عام ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر زمین کو اچھی طرح ہموار کر لیا جائے۔ پانیوں کو ہموار زمین پر لائنوں میں کاشت کیا جائے۔ پودوں کا درمیانی فاصلہ 10 سینٹی میٹر اور لائنوں کا درمیانی فاصلہ 20 سینٹی میٹر رکھا جاتا ہے۔ لہسن کی فصل کو خشک زمین میں کاشت کیا جائے اور کاشت کے فوری بعد پانی لگا دیا جائے۔ بعد میں 3 سے 4 آبپاشیاں ہفتہ وار کی جائیں اور اس کے بعد موسم سرما کے دوران 15 دن کے وقفے سے ہلکا آبپاشی سے فصل تیار ہونے پر حسب ضرورت پانی لگایا جائے۔ لہسن کے لئے ڈی اے پی 55 کلوگرام، نائٹروجن 25 کلوگرام فاسفورس اور 50 کلوگرام پوٹاش کی ضرورت ہوتی ہے۔ نائٹروجن فاسفورس اور پوٹاش کی اس مناسب کو حاصل کرنے کے لئے 2 بوری یوریا، ایک بوری ڈی اے پی اور ایک بوری پوٹاش استعمال کی جائے۔ فاسفورس اور پوٹاش کی ساری کھاد اور نصف نائٹروجنی کھاد بوائی کے وقت لیکن پانی سے کم نقصان پہنچاتی ہے۔ اگاؤ سے پہلے استعمال کی صورت میں لہسن کے لئے مخلوط ترین زہر قرار دی جا سکتی ہے۔ یہ زہر بھائی کے ایک دن بعد سے لے کر 10 فیصد تک نکلنے ہوئے لہسن پر استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگاؤ کے بعد استعمال کی صورت میں یہ زہر لہسن کی حفاظتی تہہ کو شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کا مقابلہ کرنے میں یہ فصل اکثر کمزور واقع ہوئی ہے کہ بعض اوقات تو ہم فصل ختم ہو جاتی ہے۔ اکثر کاشت لہسن کی جڑی بوٹیوں میں بتھ سٹ، ڈیلا، ہارمل، ہلون، لب گھاس، سوانگی، تلخ، کرٹر اور چرائی وغیرہ شامل ہیں۔ لہسن سے جڑی بوٹیوں تک کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بھائی کے وقت مناسب جڑی بوٹی مار زہر استعمال کی جائے اور کاشت کے 2 ماہ بعد ایک مرتبہ گوڈی کر دی جائے۔ اگاؤ سے پہلے جڑی بوٹی مار زہر جس میلوراکلور، پینڈی میتھالین، آکسی فلورفن یا گلائفوسیٹ ٹرائی اگاؤ کے بعد آکسی فلورفن پیروکسا ایفن استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جبکہ آبپاشی لگی ہی جائے تو بہتر نتائج ملتے ہیں۔ اگر بارانی زیادہ لگ جائے تو کیچے لہسن کا اگاؤ متاثر ہو سکتا ہے۔ پینڈی میتھالین اور ایس میٹولاکلور جڑی بوٹیوں کو کافی بہتر طور پر تلف کرتی ہیں لیکن لہسن کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اگر یہ جڑی بوٹی مار زہریں 800 لیٹر فی ایکڑ زیادہ مقدار میں استعمال ہو جائے تو لہسن کی پیداوار کی رفتار کم کر دیتی ہیں۔ اگر لہسن زیادہ گہرائی پر کاشت ہو جائے یا باریک ترین سے کاشت کیا گیا تو جڑی بوٹی مار زہریں زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ جڑی بوٹی مار زہر آکسی فلورفن اگاؤ سے پہلے استعمال کرنے کی صورت میں پینڈی میتھالین اور ایس میٹولاکلور دونوں کے مقابلے میں زیادہ محفوظ ہے۔ پینڈی میتھالین جراثیم کو کم نصف نائٹروجنی کھاد، ماہ بعد میں 15 دن کے وقفے سے 2 خوراک اول کرنا چاہئے کی جائے۔ جڑی بوٹیاں لہسن کی فصل کو شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کا مقابلہ کرنے میں یہ فصل اکثر کمزور واقع ہوئی ہے کہ بعض اوقات تو ہم فصل ختم ہو جاتی ہے۔ اکثر کاشت لہسن کی جڑی بوٹیوں میں بتھ سٹ، ڈیلا، ہارمل، ہلون، لب گھاس، سوانگی، تلخ، کرٹر اور چرائی وغیرہ شامل ہیں۔ لہسن سے جڑی بوٹیوں تک کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بھائی کے وقت مناسب جڑی بوٹی مار زہر استعمال کی جائے اور کاشت کے 2 ماہ بعد ایک مرتبہ گوڈی کر دی جائے۔ اگاؤ سے پہلے جڑی بوٹی مار زہریں ایس میٹولاکلور، پینڈی میتھالین، آکسی فلورفن یا گلائفوسیٹ ٹرائی اگاؤ کے بعد آکسی فلورفن پیروکسا ایفن استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جبکہ آبپاشی لگی ہی جائے تو بہتر نتائج ملتے ہیں۔ اگر بارانی زیادہ لگ جائے تو کیچے لہسن کا اگاؤ متاثر ہو سکتا ہے۔ پینڈی میتھالین اور ایس میٹولاکلور جڑی بوٹیوں کو کافی بہتر طور پر تلف کرتی ہیں لیکن لہسن کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اگر یہ جڑی بوٹی مار زہریں 800 لیٹر فی ایکڑ زیادہ مقدار میں استعمال ہو جائے تو لہسن کی پیداوار کی رفتار کم کر دیتی ہیں۔ اگر لہسن زیادہ گہرائی پر کاشت ہو جائے یا باریک ترین سے کاشت کیا گیا تو جڑی بوٹی مار زہریں زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ جڑی بوٹی مار زہر آکسی فلورفن اگاؤ سے پہلے استعمال کرنے کی صورت میں پینڈی میتھالین اور ایس میٹولاکلور دونوں کے مقابلے میں زیادہ محفوظ ہے۔ پینڈی میتھالین جراثیم کو کم نقصان پہنچاتی ہے۔ اگاؤ سے پہلے استعمال کی صورت میں لہسن کے لئے مخلوط ترین زہر قرار دی جا سکتی ہے۔ یہ زہر بھائی کے ایک دن بعد سے لے کر 10 فیصد تک نکلنے ہوئے لہسن پر استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگاؤ کے بعد استعمال کی صورت میں یہ زہر لہسن کی حفاظتی تہہ کو شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ لہسن کاٹی اور جڑی بوٹی مار زہر دونوں حالتوں میں اس زہر کے حتمی اثرات کم سے کم ہوتے ہیں۔ متاثر ہونے والی اقسام کے لئے بیج سخت مدد لگتے ہیں۔ لیکن بہتر سفید لہسن کے 5 سے 6 بیج نکل چکے ہوں تو اسے کافی نقصان پہنچاتی ہے۔ ہر کیف لہسن کی کسی بھی قسم پر حتمی اثرات ظاہر ہو بھی جائیں تو ہیرے کرنے کے ایک ماہ بعد ساری فصل دوبارہ پوری طرح بحال ہو جاتی ہے۔ لہسن کی فصل پر قریبی کا شدید حملہ ہوتا ہے۔ قریبی کے بالغ کیڑے لیبوز سے اور پیلے بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی ایک فی میٹر ہوتی ہے۔ نر بالغ بے پر ہوتے ہیں جبکہ مادہ کے پر لمبے نوکیلے اور پتی جیسے ہوتے ہیں جن پر لمبے بال چھلے کناروں پر ہوتے ہیں۔ یہ کیڑا ٹانگوں پر حرکت کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ بالغ اور بچے دونوں نقصان پہنچاتے ہیں۔ حملہ شدہ پودے کے پتے چڑ جاتے ہیں اور بعد میں خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔ حملہ شدہ پودے پتیاں نہیں بناتے۔ قریبی کے مرد و خاندان کے لئے جڑی بوٹیاں تلف کی جائیں اور فصل کی گوڈی کی جائے۔ پودوں کو سوکھا نہ آنے دیا جائے کیونکہ خشک موسمی حالات میں اس کا حملہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔ قریبی کے کیمیائی انسداد کے لئے کلورپائی فاس زہر استعمال کی جائے۔ ☆☆☆